احادیث نبویہ میں وارد بعض حیوانات کا ترجمہ: ایک ناقدانہ جائزہ

ڈاکٹر محمد فیضان الرحمن ٭

ABSTRACT

Rendering the meanings of a language to another one is a task surrounded by a series of difficulties that grow more complex if both or one of the languages bear the words carrying various dimensions, Arabic for example. Lexicons and the dictionaries make the task easy but still the problems remain unsolved in translating the names of animals. While focusing on the Hadith dictionaries, the article shows that how ambiguous definitions of animals, in the absence of their figures, have led to the wrong renderings of words into the Urdu language. In this regard the author argues for the revision and correction of already Urdu translations of Arabic books.

کسی زبان کے الفاظ کے مفاہیم کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ایک مشکل کام ہے۔ دیگر فنون کی طرح یہ بھی ایک فن ہے جس میں کمال اور نقص دونوں کے کئی مدارج ہیں۔ یہ مشکل اس وقت دوچند ہو جاتی ہے جب اس انتقالِ معنی کا تعلق ایک ایسی زبان سے ہو جس کا لغوی اور لسانی ذخیرہ اپنے اندر مفہوم و معنی کے متنوّع ابعاد رکھتا ہو۔ اس کی ایک مثال عربی زبان ہے جس کے خزانۂ عامرہ میں ہمیں بسا اوقات ایک لفظ کئی مفاہیم اور جہتوں کا حامل نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کرتی ہے کہ اس زبان کے مستعمل اور متروک معانی کا درک رکھنے والے متعدد اہلِ علم بھی اس کے بہت سے الفاظ کے مفاہیم سے ناآشنا تھے۔ مرورِ وقت کے ساتھ دیگر زبانوں کی طرح اس زبان کے لغوی تراث کی حفاظت کا محرک، لغت نویسی کے عمل کا باعث بنا جس کے نتیجے میں پہلے مختصر رسائل اور پھر معاجم و لغات کی تدوین کا عمل وجود پذیر ہو جو لغت نویسی کے مختلف دبستانوں کی عکاسی کرتی

٭ اسسٹنٹ پروفیسر، کلیہ عربی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

ہیں۔ یہ لغت نویسی ایک تو خالص لسانی تقاضوں کے تحت تھی، جیسے ابن منظور کی لسان العرب اور فیروز آبادی کی القاموس المحیط؛ تاہم اسی تحریک کے زیرِ اثر مختلف علوم و فنون کی لغات کی ترتیب کا رجحان بھی پیدا ہوا، چناں چہ تفسیر و حدیث وغیرہ علوم میں ہم کو مستقل معاجم دیکھنے کو ملتی ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ کے باب میں ہمیں ابنِ اثیر جیسی شخصیات کا علمی کام دیکھنے کو ملتا ہے جنھوں نے حدیث میں وارد مشکل الفاظ کی وضاحت کے لیے بہ طورِ خاص النهاية في غريب الحديث والأثر جیسی لغت کی تدوین کی۔ قدیم دور کی لغات میں چوں کہ ہمیں الفاظ کے معانی کی تحریری وضاحت ہی ملتی ہے، اس لیے بسا اوقات یہ وضاحت خاص طور پر اعلام کی تشریح کے لیے کافی نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ ان لغات میں حیوانات اور نباتات کے ناموں کی تشریح اور مصداق کے تعین میں ایک قاری کو بڑی دقت پیش آتی ہے۔ تصاویر سے تشریح میں کام لینا بعد میں رائج ہوا، اگرچہ نباتات میں غیر رنگین تصاویر کی مدد بھی کافی نہیں تھی۔ اس مشکل کی وجہ سے متعدد حیوانات اور نباتات کی تعیین میں غلطی ہوگئی، مثلاً حدیث نبوی ﷺ میں وارد لفظ "وَزغ" کا ترجمہ بعض شارحین حدیث نے جب اردو میں "گرگٹ" سے کیا تو دوسری زبانوں میں اس کے مترادفات سے ترجمہ ہونے لگا۔ مثلاً پشتو میں اس کا ترجمہ "کربوڑے" سے کیا گیا۔ (آگے اس پر مفصل گفتگو ہوگی۔)

نباتات کے ترجمے میں بھی اس قسم کی غلطیاں ہونے لگیں۔ مثلاً بعض روایات میں لفظ "أرز" آیا ہے جس کی تحقیق میں غلطی ہوئی۔ کسی نے اس کا ترجمہ صنوبر کیا اور کسی نے چیڑ، جب کہ اس کا ترجمہ دیودار (Cedar) کیا جانا چاہیے تھا۔ بعض نباتات کے بارے میں اس قسم کے الفاظ بغیر تامل کے پرانی کتابوں سے بغیر کسی شرح کے نقل کیے گئے: "یہ ایک جانی پہچانی نبات ہے" حالاں کہ اب اس قسم کی چیزوں کا پہچاننا عربوں کے لیے بھی مشکل ہے۔ پاک و ہند کی کتابوں میں اس قسم کے الفاظ بہت ملتے ہیں۔ یہ شکایت عالم عرب کے مشہور ماہر لسانیات ڈاکٹر تمام حسان نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کی: "تشمل معاجمنا الموروثة على قصور مشيّن في بعض الحالات في مجال الشرح لا شتمالها على عبارات مثل: نبات معروف، ماء لنبي فلان، على مسيرة يوم من كذا۔"[۱] (ہماری روایتی لغات میں تشریح کے سلسلے میں بعض حالات میں ایک کمی پائی جاتی ہے، کیوں کہ ان میں اس قسم کی عبارات شامل ہوتی ہیں: یہ ایک جانا پہچانا پودا ہے، یہ جگہ فلاں قبیلے کا چشمہ

۱۔ تمام حسان، الأصول، مراکش، دار الثقافہ، س ن، ص ۲۷۸-۲۷۹

ہے، یہ جگہ فلاں جگہ سے ایک دن کے سفر کے فاصلے پر ہے۔) لہٰذا ضرورت محسوس ہوئی کہ اس قسم کے الفاظ کو ابہام سے پاک کرنے کی کوشش کی جائے، کیوں کہ اب ہر فن کی لغت موجود ہے، نیز تشریح کے لیے مؤلفین نے صرف عبارات پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تصاویر بھی دی ہیں۔ اس کے علاوہ معاصر متخصص عرب علما نے نباتات اور حیوانات کے سائنسی نام بھی ذکر کیے ہیں، یہ کتابیں اب عام دستیاب ہیں اور ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے ہم نے کوشش کی کہ دستیاب مواد کی مدد سے سب سے پہلے حدیث نبوی ﷺ میں وارد ان حیوانات کی، جن کے سمجھنے میں غلطی ہوئی، جتنی تشریح ممکن ہو کی جائے، ان کے لیے انگریزی، اردو اور پشتو میں دقیق مترادفات ذکر کیے جائیں، کیوں کہ عربی کے وہ الفاظ جو مزید تشریح کے محتاج ہیں، ان میں حدیث کے الفاظ سرفہرست ہیں۔ دوسرے علوم وفنون میں استعمال ہونے والے الفاظ کی تشریح ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ اس مقالے میں تشریح طلب حیوانات کا ذکر حروف ابجد کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔

-----*-----

حباری

یہ ایک پرندہ ہے جس کا ذکر دو مختلف حوالوں سے حدیثِ نبویؐ میں آیا ہے:

۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: إن الظالم لایضر إلا نفسه، فقال أبوهريرة: بلى والله، حتى الحبارى لتموت في وكرها هزالًا لظلم الظالم.[۲]

"ظالم صرف اپنے آپ ہی کو نقصان دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: بخدا کیوں نہیں، یہاں تک کہ ظالم کے ظلم کی وجہ سے حباری اپنے آشیانے میں کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔"

۲- اس لفظ کو حدیث کی بعض کتب نے اپنے ابواب کے عنوان میں شامل کیا ہے؛ مثلاً جامع ترمذی میں اس سے متعلقہ عنوان اس طرح ہے: باب ما جاء في أكل الحبارى (أبواب الأطعمة)، باب قائم کرنے کے بعد ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد کے واسطہ

---

۲ - امام بیہقی، شعب الإيمان، فصل في الشديد فيما ورد من الظلم، رقم: ۷۰۷۵

سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: أكلت مع رسول اللهﷺ لحم حبارى. "میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔"[۳]

مشکوٰۃ شریف کے شارح، قطب الدین خان دہلوی صاحب مظاہر الحق، ابو داؤد کے حوالے سے اس کو ذکر کرنے سے پہلے اس طرح عنوان باندھتے ہیں: "سرخاب کا گوشت کھانا جائز ہے۔"[۴]

اس پرندے کا عربی میں ترجمہ کسی نے سرخاب سے کیا ہے اور کسی نے کہا ہے کہ یہ ایک قسم کی چڑیا ہے۔ لویس معلوف کی عربی لغت منجد کے اردو مترجمین میں سے پروفیسر عبد الصمد صارم نے بھی اس کے لیے سرخاب کا لفظ استعمال کیا ہے، جب کہ حدیث کی لغات کی مشہور اردو لغت **لغات الحدیث**، جس کو مولانا وحید الزمان نے ترتیب دیا ہے، میں حباری کو ایک قسم کی احمق چڑیا قرار دیا گیا ہے۔ لغات میں "ح ب ر" کے مادے کے تحت اسے آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔

سرخاب سے ترجمہ اگرچہ غلط ہے لیکن ترجمہ کرنے والے کی غلطی کا سبب یہ ہے کہ بعض پرانی عربی فارسی لغات نے 'شوات' سے اس کا ترجمہ کیا ہے[۵] جو کہ دو معنوں میں مشترک ہے: سرخاب اور حباری، اس طرح غلط فہمی کا آغاز ہوا۔ ان دونوں معنوں میں سے پہلے معنی "سرخاب" کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کی مادہ کو حیض آتا ہے، اس لیے اسے سرخ آب (سرخ پانی) کا نام دیا گیا ہے، حالاں کہ حباری کے بارے میں نہ قدیم کتب، مثلاً دمیری کی کتاب حياة الحيوان اور نہ جدید عربی قوامیس، مثلاً قاہرہ کے مجمع اللغة العربية کی **الوسيط** اور **الكبير** میں اس قسم کی معلومات ملتی ہیں۔ انٹرنیٹ پر بھی حباری (Bustard) سے متعلق عربی اور انگریزی میں دی گئی معلومات میں یہ بات شامل نہیں ہے۔ اس طرح اردو زبان میں اس کے بارے میں جو محاورہ "سرخاب کے پر لگنا" معروف ہے، تو اس کے بارے میں بھی یہ بات کہیں نظر سے نہیں گزری کہ "سرخاب" کے پر بہ طور امتیاز و تفوق استعمال کیے جاتے ہیں۔ جہاں تک اسے چڑیا کی قسموں میں سے ایک قسم قرار دینے کا تعلق ہے تو **موسوعة المورد** کی تحقیق نقل کریں گے جس سے واضح ہو گا کہ چڑیا سے اس کی کوئی مناسبت نہیں ہے۔

۳- امام ترمذی، سنن الترمذي، أبواب الأطعمة، أكلت مع رسول الله لحم حبارى برواية إبراهيم عمر ابن سفيسه.

۴- محمد قطب الدین خان دہلوی، **مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف**، ترتیب جدید: عبد اللہ جاوید غازی پوری، کراچی، دار الاشاعت، ج ۴، ص ۶۱

۵- ڈاکٹر محمد التونجی، المعجم الذهبي، فارسی عربی "سرخاب"، بیروت، دار العلم للملايين، س ن، بذیل

ہم نے اس لفظ کی تحقیق کے لیے دمیری کی حیاۃ الحیوان اور جدید عربی معاجم **الوسیط** اور **الکبیر** نیز منیر بعلبکی کی **المورد** اور **موسوعۃ المورد** (انگریزی عربی) کی طرف رجوع کیا۔ منیر بعلبکی نے انگریزی لفظ Bustard کا معنی حباری ذکر کیا ہے۔[۶] مقتدرہ قومی زبان کی **قومی انگریزی اردو لغت** میں Bustard کا ترجمہ 'چرز' کے لفظ سے کیا ہے۔[۷] اردو لغت کی کتابوں، جیسے **فیروز اللغات**، **نور اللغات** و **جامع اللغات** اور **اردو لغت تاریخی اصول پر** وغیرہ سب میں یہ لفظ موجود ہے۔ دہ خدا کے مرتب کردہ **لغت نامہ** (فارسی) کی مراجعت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے 'چرز' کے لفظ کے تحت **حیاۃ الحیوان** والی معلومات ہی فراہم کی ہیں۔

اس مطالعے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ حباری کا ترجمہ 'چرز' سے صحیح ہے نہ کہ 'سرخاب' یا 'ایک قسم کی چڑیا' سے، خاص طور پر چڑیا کا مفہوم تو بہت بعید ہے۔ سرخاب کو بھی فارسی عربی لغات نے بطخ کی ایک قسم سمجھا ہے۔

مولوی سید احمد دہلوی 'سرخاب' کے بارے میں لکھتے ہیں: سرخاب، چکوا ایک آبی پرند کا نام ہے جو رات بھر اپنی مادہ سے جدا رہتا، اور ایک دوسرے کو پکارتا، اس کی آواز کے پیچھے جاتا مگر ملاقات سے محروم اور غایت مضطرب رہتا ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے، اور مادہ کو بعض کے قول کے موافق حیض بھی آتا ہے اس کی محبت مشہور ہے... اس کو عربی میں 'نحام' فارسی میں 'خرچال' اور ہندی میں 'چکوا چکوی' کہتے ہیں۔[۸]

چناں چہ **مشکوۃ شریف** کے ترجمہ و تشریح **مظاہر حق** میں اور **منجد** کے اردو ترجمے میں یہ تصحیح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اس میں کوئی تعجب نہیں ہے کہ نباتات اور حیوانات کے بارے میں تحقیق کے ذرائع اس وقت بہت محدود تھے، چناں چہ ان کے مصداق متعین کرنے میں علما کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اب جب کہ تحقیق کے ذرائع بہت زیادہ ہیں تو صرف کوشش، چھان بین اور دل چسپی کی ضرورت ہے۔

اس پرندے کے بارے میں آخر میں **موسوعۃ المورد** کے الفاظ مع ترجمہ درج کیے جاتے ہیں، وہاں تصویر بھی ملتی ہے۔

الحباری:دجاجة البر طائر من طيور العالم القديم، شبيه بالديک الرومي و لكنه أوثق صلة بالكركي، مواطنه أفريقيا و أوروبا الجنوبية و آسيا و أستراليا و جزء من غيينيا الجديد حيث

۶- موسوعة المورد، تحت لفظ:"Bustard"

۷- **قومی انگریزی اردو لغت**، تحت لفظ: "Bustard"

۸- مولوی سید احمد دہلوی، **فرہنگ آصفیہ**، بذیل مادہ "سرخاب"، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء

يألف الأرض الفضاء المعشوشبة يبلغ ارتفاعه نحوا من أربعين إنشا (حوالي متر واحد) و يتميز بقائمتيه الطويلتين المعدتين للعدو أنواعه ثلاثة و عشرون، أشهرها الحبارى الكبير الذي يصل وزنه إلى زهاء واحد و ثلاثين رطلا إنكليزيا (حوالي أربعة عشر كيلو غراما) والذي يتواجد في الرقعة الممتدة من أوسط أوروبا و جنوبيها إلى أوسط آسيا و منشوريا و يعرف الحبارى الكبير باسم (Otis Trada). [9]

صحرائی مرغ عالم قدیم کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے جو کہ فیل مرغ سے مشابہت رکھتا ہے، لیکن کونج سے بھی اس کا مضبوط ترین رشتہ ہے۔ اس کا مسکن افریقہ جنوبی یورپ، ایشیا اسٹریلیا اور نیوگنی ہے۔ یہ گھاس پھونس والے کھلے میدان کو پسند کرتا ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً چالیس انچ (تقریباً ایک میٹر) ہوتی ہے اور اس کی دو لمبی ٹانگیں ہوتی ہیں جو کہ دوڑنے کے لیے بہت مناسب ہیں۔ اس کی تینتیس قسمیں ہیں جن میں مشہور بڑا حباری ہے جسے انگریزی میں Great Bustard کہا جاتا ہے اور اس کا وزن تقریباً ۱۴ کلوگرام ہوتا ہے۔ یہ وسطی اور جنوبی یورپ سے لے کر وسط ایشیا اور چین کے منچوریا تک پایا جاتا ہے اس کا سائنسی نام Otis Trada ہے۔

چرز کے علاوہ تغدر، تغدری، تلوری اور تلور نام بھی ملتے ہیں۔ تلور نامی پرندے بہاول پور میں دریائے ستلج خشک ہونے سے پہلے بڑی تعداد میں ملتے تھے۔ **اردو لغت: تاریخی اصول پر** کی مندرجہ ذیل عبارات میں یہ نام ملتے ہیں جن سے مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں:

قسم دوم تگدری اس کو گوڑیں اور تلور بھی کہتے ہیں، یہ بڑے مرغ کے برابر ہوتا ہے (سیر پرند ۲۱۸، ۱۸۹۷) بلاد عرب کے پرندوں میں سے ہے، شتر مرغ، ہنس، چرز، چکور، کوا، تغدری، کبوتر شہری اور جنگلی وغیرہ بہت ہیں۔ (رسالہ علم جغرافیہ: ۹، ۱۸۷۱) آپ نے بسٹرڈ (تلور) دیکھا ہے، ٹھٹھہ کے پاس مراد آباد کی پہاڑیوں میں نومبر سے اترنی شروع ہوتی ہے۔ (زرگزشت ۱۲۵، ۱۹۷۶)[10]

ان عبارات سے تلور کے بارے میں مختلف حقائق کا علم ہوتا ہے۔

انٹرنیٹ پر Houbara Bustard کے نام سے اس کی تصاویر دیکھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح پاکستانی اخبار The News کے ۲۸ جنوری ۲۰۰۹ء کے شمارے میں Nature Conservation کے عنوان کے تحت بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔[11]

۹- موسوعة المورد، تحت لفظ: حباری

۱۰- **اردو لغت: تاریخی اصول پر**، تحت لفظ: تگدری

11- Nature Conservation, *The News*, January 28, 2009.

اس کا سائنسی نام انٹر نیٹ پر Chlamydatis undulata ملتا ہے۔ یہی نام ڈاکٹر رفعت حسین جعفری نے بھی اپنی کتاب **کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ** میں 'تلور' کے لیے استعمال کیا ہے اور خلیج کے عرب شیخ صحراے چولستان (بہاول پور) میں اپنے شکاری بازوں سے جس طرح اس کا شکار کرتے ہیں، اس کی روداد بھی انھوں نے تحریر کی ہے۔ [۱۲]

مشکوۃ المصابیح کا فارسی ترجمہ (از شیخ عبد الحق محدث دہلوی) اور کسی گمنام عالم کا پشتو ترجمہ تاج محل کمپنی (قصہ خوانی بازار، پشاور) نے تصفية المرآة في ترجمة المشكوة کے نام سے شائع کیا ہے۔ دونوں ترجموں میں 'حباری' سے متعلق حدیث میں 'حباری' کا لفظ بلا ترجمہ ذکر کیا گیا ہے البتہ حاشیے میں یہ درج ہے کہ فارسی میں 'حباری' کو 'چرز' کہتے ہیں۔ [۱۳] جب فارسی میں اس کے لیے لفظ موجود ہے تو پھر ترجمے میں 'حباری' کے بجائے 'چرز' کا لفظ ہونا چاہیے تھا۔

مظاہر حق (شرح مشکوٰۃ) کے حوالے سے سرخاب کے اردو ترجمے کا ذکر سطورِ بالا میں ہوا۔ **مظاہر حق** کے پشتو ترجمے میں سرخاب کو جوں کا توں رہنے دیا گیا ہے؛ حالاں کہ سرخاب پشتو زبان میں شامل نہیں ہوا ہے اور پاکستانی پشتو دان حضرات لوگ صرف اس کے 'پر' کے بارے میں اردو زبان کے حوالے سے کچھ جانتے ہیں۔

جہاں تک پشتو میں اس کے ترجمے کا تعلق ہے تو چوں کہ یہ پشتو دانوں کے سب علاقوں میں نہیں پایا جاتا، اس لیے اس کا نام ان علاقوں کے لہجوں سے لیا گیا ہے جہاں یہ پایا جاتا ہے؛ مثلاً بلوچستان اور وزیرستان کے پشتو دان اسے خاڑے (ساڑے) کہتے ہیں۔ مزید بر آں یہ نام پشتو لغت **دریاب** میں 'چرز' اور 'تلور' کے تحت بھی لکھا ہے اور خود مستقل عنوان "خاڑے" کے ساتھ بھی مندرج ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ چرز (فارسی)، تلور (اُردو) اور ساڑے (پشتو) مختلف زبانوں میں ایک ہی پرندے کے نام ہیں۔ اس لیے 'حباری' کا ترجمہ 'سرخاب' سے کرنا درست معلوم نہیں ہوتا اور لغت کی جن کتابوں میں غلطی راہ پا گئی ہے، اس کی اصلاح ضروری ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ 'تلور'، فارسی میں 'چرز'، انگریزی میں houbara bustard یا Bustard اور پشتو میں 'خاڑے' (ساڑے) سے کرنا چاہیے؛ البتہ پشتو کے حوالے سے اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ

۱۲۔ رفعت حسین سابق چیئر مین شعبہ حیوانات، پنجاب یونیورسٹی، **کرہ ارض کا حیوانی جغرافیہ**، لاہور، اردو سائنس بورڈ، ط۳، ۲۰۰۴ء، ص ۱۶

۱۳۔ تصفية المرآة في ترجمة المشكوة، باب ما يحل أكله وما يحرم، پشاور، تاج کمپنی، س۔ن، ج۳، ص ۲۱۵

بعض لوگوں نے خاڑے (ساڑے) کو 'زانڑی' کا ہم معنی سمجھ لیا ہے، حالاں کہ وہ ایک بالکل مختلف پرندہ ہے جسے اُردو میں 'کونج' کہتے ہیں۔ اس لیے 'زانڑی' سے بھی اس کا ترجمہ اسی طرح غلط ہوگا جس طرح سرخاب سے غلط ہے۔

ذو الطفیتین[۱۴]

یہ ایک سانپ کا نام ہے جس کو حدیث میں قتل کرنے کا حکم ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: " اقتلوا الحیات، واقتلوا ذاالطفیتین والأبتر: فإنهما يلتمسان البصر ويسقطان الحبلى."[۱۵] (سانپوں کو قتل کرو اور خاص طور پر ذوالطفتین اور ابتر کو مار ڈالو؛ کیوں کہ یہ دونوں نظر کو لے جاتے اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔)

پہلے سانپوں کو عام لفظ الحیات سے ذکر کیا گیا اور بعد میں ذو الطفیتین اور أبتر کو اس پر عطف کیا گیا، یہ ذکر الخاص بعد العام ہے، اس سے جہاں ان دو قسموں کے قتل کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ وہاں ان دونوں کی حقیقت معلوم کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ عام کتابوں میں ان کے بارے میں مختصر تشریح ہوتی ہے لیکن ان کے اوپر سیر حاصل بحث عراقی فوج کے طبی امور کے سابق ڈائریکٹر امین المعلوف نے اپنی کتاب معجم الحیوان میں کی ہے۔ انھوں نے ذو الطفتیین کا سائنسی نام Echis Carinatus قرار دیا ہے۔ عام انگریزی میں اس کے دو نام ہیں: Carpet viper اور SAW-Viper. امین معلوف تحریر کرتے ہیں:

هي الحية المعروفة في أيامنا بالأفعى، لبعض أصنافها خطّان أسودان متعرجان على ظهرها، قال في تاج العروس: ذوالطفيتين حيّة خبيثة، على ظهرها خطان أسودان كالطفيتين أي الخوصتين،

۱۴- حدیث نبوی میں سانپوں کے قتل کا حکم ہے جن میں دو کا ذکر بہ طور خاص کیا گیا ہے۔ سانپوں کے قتل کے بارے میں علما میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علما گھروں کے سانپوں کو بالعموم یا صرف مدینہ منورہ کے گھروں کے سانپوں کو فوری طور پر قتل کرنے کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ان کو تین دن مسلسل یا تین بار تنبیہ سے پہلے قتل کرنا جائز نہیں ہے کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ جن ہوں۔ اگر یہ مسلمان جن ہوں تو تنبیہ کی وجہ سے گھر سے نکل جائیں گے۔ اگر کافر جن ہوں، مسلمانوں کو تنگ کرنے پر تلے ہوں اور تنبیہ پر کان نہ دھرتے ہوں تو قتل کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کے سانپوں کو قاتل پر مسلط نہیں ہونے دے گا، اور اگر درحقیقت سانپ ہوں تو تنبیہ کے بعد قتل کرنے پر اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ اسی طرح وہ سانپ بھی مستثنیٰ ہیں جو چاندی کی سلاخ کی مانند ہو۔ باقی سانپ بغیر کسی تنبیہ کے قتل کیے جاتے ہیں۔

۱۵- امام مسلم، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب قتل الحیات

ومنه الحديث: اقتلوا الحيات وذالطفيتين والأبتر. قال الجوهري: و ربما قيل لهذه الحيّة الطفية على معنى ذي الطفية و الجمع الطفى.[۱۶]

یہ وہ سانپ ہے جسے ہمارے زمانے میں افعی کہا جاتا ہے اس کی بعض قسموں کی پیٹھ پر دو سیاہ پیچ دار لکیریں ہوتی ہیں۔ صاحب **تاج العروس** فرماتے ہیں: ذوالطفیتین ایک خبیث سانپ ہے جس کے پیٹھ پر گوگل (جنگلی کھجور) کے دوپتوں کی طرح لکیریں ہوتی ہیں۔ اس کا ذکر اس حدیث شریف میں آیا ہے: سانپوں میں سے **ذوالطفیتین** اور **أبتر** کو مارڈالیں۔ جوہری کہتے ہیں کہ کبھی اس سانپ کو**طفیة** بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس کے معنی طفیہ والے کے ہیں اور اس کی جمع طفی ہے۔

معلوف مزید تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں نے عرب ممالک کے زہریلے سانپوں میں تلاش کیا کہ کس سانپ پر یہ نام صادق آتا ہے تو SAW Viper یا Echis Carinatus کے علاوہ اور کوئی سانپ ایسا نہیں ہے جس میں موجودہ صفات موجود ہوں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ذوالطفیتین وہ سانپ ہے جسے مصر میں أبوالسیور (پٹھوں والا) کہا جاتا ہے لیکن أبوالسیور زہریلا نہیں ہوتا اور اس کا زہر بہت کمزور ہوتا ہے، جب کہ حدیث نبوی سے پتہ چلتا ہے کہ ذوالطفیتین خبیث ترین سانپ ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستانی ناگن یہی سانپ ہے، لیکن عرب ممالک میں ہندوستانی ناگن کا وجود نہیں، نیز اس کی پیٹھ پر دوخط بھی نہیں ہوتے البتہ اس کی گردن اور سر پر دو کالے دھبے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انگریز اسے چشموں والا سانپ کہتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مصری ناگن ہے، لیکن مصری ناگن کے پشت پر سرے سے کوئی خط نہیں ہوتا۔[۱۷]

یہ تو ایک عرب ممالک کے محقق کی تحقیق تھی، جہاں تک پاک وہند کے محققین کی تحقیق کا تعلق ہے تو وہ بھی دولکیروں والے سانپ کو viper سمجھتے ہیں جس کا کوئی فرد بھی زہر سے خالی نہیں ہوتا۔ چناں چہ قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان (وزارت ترقی انسانی وسائل حکومت ہند) کے **جامع اُردو انسائیکلوپیڈیا** کے الفاظ اس کے بارے میں یہ ہیں: دم پر چھلکوں کی دو قطاریں ہوں تو وائپر ہوگا (زہریلا)[۱۸] لہٰذا جہاں یہ سانپ پایا جائے اس کو حدیث نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، قتل کرنا چاہیے تا کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

بعض یونانی حکیم تین قطاروں والے سانپ کو بھی وائپر سمجھتے ہیں، چناں چہ حکیم مظفر حسین اعوان کتاب **المفردات خواص الادویہ** میں لکھتے ہیں: "سانپ مشہور موذی جانور ہے اس کی بہت سی اقسام ہیں جس میں پھنیر یا

۱۶- معجم الحیوان، تحت لفظ: ذوالطفیتین

۱۷- نفس مصدر

۱۸- **جامع اردوانسائیکلوپیڈیا**، تحت لفظ: وائپر

ناگ (کوبرا) کوڑیالا (وائپر) اور افعی زیادہ مشہور ہیں کوڑیالے سانپ کے جسم پر کالے اور بادامی نشانوں کی تین قطاریں ہوتی ہیں۔"[۱۹]

ابتر

جہاں تک ابتر کا تعلق ہے تو اس کے لفظی معنی ہیں "دم کٹا"، لیکن چوں کہ "دم کٹے" سے یہ وہم ہو سکتا ہے کہ اگر کسی سانپ کا دم کٹ جائے تو اس وقت وہ بہت خطرناک ہو جاتا ہے اور قتل کا مستحق بن جاتا ہے، لیکن اس طرح کی کوئی بات معلوم نہیں ہے۔ اس لیے اُردو میں اس کا ترجمہ "دم کٹے" سے کر کے بین القوسین 'کم لمبا' کے الفاظ کا اضافہ کرنا چاہیے تاکہ کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

عرب ممالک میں قرنا، قصیری اور افعوان ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ پشتو دان حضرات کے ہاں دو کم لمبے سانپوں کے نام 'لنڈی' اور 'لنکہ' معروف ہیں، جن میں سے 'لنڈی' بہ ظاہر 'ابتر' کا لفظی ترجمہ ہے۔ 'لنڈی' اور 'لنکہ' دونوں کا خبیث ہونا مشہور ہے۔ جن پشتو دان حضرات کی موت عرب ممالک میں کسی چھوٹے سانپ کے کاٹنے سے ہوئی ہے، اس کو مار گزیدہ کے متعلقین نے 'لنڈی' قرار دیا ہے۔

غرنوق

سورۂ نجم کی آیت ۵۲ کی تفسیر کے تحت کتبِ تفسیر میں غرانیق کا لفظ آیا ہے، نیز یہ لفظ بعض کتبِ حدیث میں بھی وارد ہوا ہے۔[۲۰] قصہ غرانیق کی صحت یا عدمِ صحت سے قطع نظر قاری کے دل میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ غرانیق کسے کہتے ہیں؟ اور مشرکین اپنے بتوں کو غرانیق کیوں کہتے تھے؟ جب ہم نے بعض جگہوں پر اس کا ترجمہ "خوب صورت چڑیاں" دیکھا تو حیرت ہوئی اور ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کی وضاحت کی جائے، کیوں کہ حقیقت میں چڑیوں کے ساتھ حجم اور شکل میں اس کی کوئی مشابہت نہیں ہے۔

غرنوق، کونج کی ایک قسم ہے۔ عراق کے علمِ حیوانات کے ماہر امین المعلوف نے اپنی کتاب معجم الحیوان میں غرنوق کی تصویر دے کر اس کا انگریزی نام Crowned Crane بھی دیا ہے۔[۲۱] اُردو میں Crane کو

۱۹- حکیم مظفر اعوان، کتاب المفردات خواص الادویہ (جدید)، لاہور، شیخ غلام علی پبلشرز، ۱۹۶۰ء، ص ۲۷۴

۲۰- مثلاً دیکھیے: مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، مسند ابن عباس رضي الله عنهما، رقم: ۵۰۹۶

۲۱- معجم الحیوان، تحت لفظ: قرنا قصیری

کونج کہتے ہیں، اس کو Crowned اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے سر پر بالوں کا ایک گچھا ہوتا ہے جس سے یوں لگتا ہے اس نے تاج پہنا ہے۔ معاصر عرب بھی اس کا لفظی ترجمہ کرتے ہیں اور اسے اب "کرکی متوج" لکھتے ہیں۔ الیاس انطون نے اپنی القاموس العصري میں اس کے لیے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔[۲۲] احمد شفیق الخطیب نے موسوعة الطبيعة الميسرة میں اس کی بہت واضح رنگین تصویر دی ہے، اور افریقہ سے شمال کی طرف موسم سرما گزارنے کے لیے اس کی ہجرت کو مندرجہ ذیل الفاظ سے تعبیر کیا ہے: "يهاجر الكركي المتوج من أفريقية شمالا لقضاء الصيف."[۲۳] (تاج دار کرکی افریقہ سے شمال کی طرف موسم سرما گزارنے کے لیے ہجرت کرتا ہے۔)

ان آرا کی روشنی میں غرنوق کا ترجمہ تاج دار کونج سے کیا جائے تو درست ہوگا۔ قاہرہ کے مجمع اللغة العربية کی لغت الوسيط کے اُردو مترجمین محمد اویس اور عبدالنصیر علوی نے غرنوق کی تشریح کا صرف اُردو ترجمہ کیا ہے، مصداق متعین کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ تشریح میں ایک لفظ قُنزُعة آیا ہے انھوں نے اس کا ترجمہ کلغی سے کیا ہے۔[۲۴] اس لیے کلغی دار (Crowned Crane) کونج سے بھی ترجمہ صحیح ہوگا اور الكركي المتوج سے ہم آہنگ تصور کیا جائے گا۔ پشتو میں 'قرقری والا زانڑی' سے اس کا ترجمہ مناسب ہوگا۔ البتہ قرقری کی جگہ ہر علاقے کے پشتودان دوسرا مترادف بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کفارِ مکہ بتوں کو ان پرندوں سے کیوں تشبیہ دیتے تھے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ پرندہ ہوا میں بہت بلندی پر اُڑتا ہے؟ گویا کہ ان کے ہاں یہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، اسی طرح وہ اپنے بتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے قریب سمجھتے تھے۔

وزغ

'وزغ' ایک جان دار ہے جس کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کا کام ایک ہی وار میں تمام کرنے پر زیادہ ثواب ملتا ہے۔ عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: من قتل وزغًا في أول

۲۲- القاموس العصري، تحت لفظ: غرنوق

۲۳- موسوعة الطبيعة الميسرة، تحت لفظ: غرنوق

۲۴- الوسيط، تحت لفظ: غرنوق

ضربة كتبت له مائة حسنة وفي الثانية دون ذلك وفي الثالثة دون ذلک."حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص 'وزغ' کو ایک ہی وار میں مار ڈالے اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسرے وار میں اس سے کم اور تیسرے وار میں اس سے بھی کم نیکیاں لکھی جائیں گی۔"

ہندوستان میں جب شارحینِ حدیث نے اردو میں 'گرگٹ' کو 'وزغ' قرار دیا اور پشتو کے اکثر لہجوں میں اس کے مترادف 'کربوڑے' (گرگٹ) کو 'وزغ' کا ہم معنی قرار دیا، تو پھر حصولِ ثواب کے لیے اسی جان دار کو مارا جانے لگا۔ البتہ افغانستان کے وردگ قبیلے کے لہجے میں 'کربوڑے' چھپکلی کو کہتے ہیں۔ **مشکوۃ** کے شارح اور مترجم صاحبِ مظاہر حق نے 'وزغ' سے متعلق احادیث کے لیے اس عنوان سے باب قائم کیا ہے: "گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم"۔[۲۵] اصل میں عربی میں گرگٹ کو حرباء کہا جاتا ہے۔ جس طرح اردو میں کہتے ہیں کہ فلان آدمی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے، اسی طرح عربی میں ہے: فلان يتلوّن تلوّن الحربا."فلاں آدمی حربا کی مانند رنگ بدلتا ہے۔" عرب ممالک سے حاصل کی گئی تصاویر کے مطابق 'وزغ'، 'چھپکلی' کو کہا جاتا ہے، اس لیے عرب حضرات شکایت کرتے ہیں کہ ہم پاکستان میں چھپکلی کو مارتے ہیں تو لوگ اسے ایک ظالمانہ فعل سمجھتے ہیں، حالاں کہ وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ یہ وہی 'وزغ' ہے جسے حدیث میں مار ڈالنے کا حکم ہے۔ اسے قتل کرنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں نیزہ (بھالا) رکھا تھا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ 'وزغ' عام طور پر کوئی گھروں میں آنے والا جانور ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ گرگٹ عام طور پر گھروں میں داخل نہیں ہوتا۔

مذکورہ بالا امور کی روشنی میں یہ کہنا درست معلوم ہوتا ہے کہ 'وزغ' کا ترجمہ 'گرگٹ' کے بجائے 'چھپکلی' درست ہے۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ Wall lizard سے ہو گا۔ سعودی عرب کے ایک مفتی سامی بن عبدالعزیز الماجد ایک سائل کے سوال کے جواب میں وزغ اور اس سے مشابہت رکھنے والے ایک جانور سحلية کے درمیان فرق بتاتے ہوئے کہتے ہیں: "أما الوزغ فهو أفتح لونا وجلده قريب من جلد التمساح من حيث التقطيع، وفي رأسه استدارة مقارنة بالسحلية."[۲۶] (وزغ کا رنگ ہلکا ہوتا ہے اور جلد کی تقطیع کے اعتبار سے مگرمچھ سے قریب تر ہوتا ہے اور سحلية کی نسبت اس کا سر کچھ گول ہوتا ہے۔)

۲۵- قطب الدین خان دہلوی، **مظاہر حق**، ترتیب عبداللہ جاوید غازی پوری، باب مایحل وما یحرم الفصل الأوّل

26- http://www.saowt.com/forum/showthread.php?t=32872

خلاصہ اور تجاویز

۱. 'حباری' کا ترجمہ 'سرخاب' سے غلط ہے۔ سرخاب کو اردو میں 'چکوا چکوی' کہا جاتا ہے انگریزی میں Brahmani duck اور Ruddy Goose سے اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے جو کہ بطخ کی قسم کا آبی پرندہ ہے جب کہ حباری صحرائی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ حباری کا فارسی، اُردو، انگریزی اور عربی ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

عربی : حباری

اردو : تلور

فارسی : چرز

پشتو : خاڑے (ساڑے)

انگریزی : Bustard

اس لیے جن اردو لغات میں حباری کا ترجمہ سرخاب کیا گیا وہ غلط معلوم ہوتا ہے اور اس غلطی کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

۲. مولانا وحید الزمان نے **لغات الحدیث** میں اس کا ترجمہ 'احمق چڑیا' سے کیا ہے جو کہ قابلِ اصلاح ہے۔ کم از کم حاشیے میں اس کی اصلاح ضروری ہے تاکہ حدیث نبوی ﷺ کے باب میں ایک غلطی کا ازالہ ہو سکے۔

۳. تاج کمپنی، پشاور نے **مشکوۃ** کا فارسی اور پشتو میں جو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں 'حباری' کا لفظ جوں کا توں رکھا گیا ہے، البتہ حاشیے میں اس کے فارسی متبادل 'چرز' کا ذکر ہے، لیکن پشتو میں اس کے مصداق کی طرف حاشیے میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔ آئندہ اس کا اہتمام کیا جائے کہ پشتو کا لفظ خاڑے (ساڑے) بھی ترجمے میں استعمال کیا جائے یا فارسی متبادل کی طرح حاشیے میں اس کو بھی جگہ دی جائے۔

۴. **مشکوۃ** کے اُردو ترجمے اور **شرح مظاہر حق** میں 'وزغ' کے لیے 'گرگٹ' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ چناں چہ عنوان اس طرح قائم کیا گیا ہے: "گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم" پشتو مترجم نے اس کے ترجمے میں 'گرگٹ' کا لفظ جوں کا توں رکھا ہے، البتہ ایک جگہ 'کربوڑے' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ان

دونوں ترجموں کے ذیلی حاشیوں میں مذکورہ بالا تحقیق کو مد نظر رکھ کر چھپکلی اور چرمکیے ذکر کیا جاسکتا ہے۔

۵. ذو الطفیتین کا لفظی ترجمہ "گوگل (جنگلی کھجور) دو پتوں جیسی دھاریوں والا سانپ" کر کے بین القوسین Echis carinatus لکھا جائے تو اس سے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لیے اس کے مصداق کے تعین میں مزید آسانی ہو جائے گی۔ اہلِ حکمت کے ہاں اس کے عربی نام 'افعی' کے استعمال کا چلن ہے۔

۶. احادیث میں وارد حیوانات کے بارے میں اس قسم کی مبہم تعبیرات سے اجتناب کرنا چاہیے کہ "یہ ایک پرندہ ہے" یا "ایک جانور ہے" یا ہر پرندے کو چڑیا قرار دے کر یہ کہا جائے کہ "یہ ایک خوبصورت یا احمق چڑیا ہے"، بلکہ مصداقِ حقیقی کے تعین کے لیے مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے۔

۷. غرنوق کا ترجمہ انگریزی میں Crowned Crane سے کیا جاتا ہے۔ معاصر عرب اپنی کتابوں میں اسے الكركي المتوّج لکھتے ہیں، اس لیے اردو میں کلغی دار کونج، تاج دار کونج اور پشتو میں "قر قرے والا زانڑے" سے اس کا ترجمہ ممکن ہے۔ 'قر قرے' کے بجائے مختلف لہجوں والے دوسرے الفاظ بھی استعمال کر سکتے ہیں، مثلاً پشاور کے پشتو دان حضرات اس کو فارسی اہل زبان کی طرح 'تاج' کہتے ہیں، اور میدان وردگ قبیلے کے لوگ اسے 'کاکول' کہتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

اعتذار

گذشتہ شمارے میں ص ۲۰۸ پر نادانستگی میں ایک جگہ "مکتب فکر" کی جگہ "مکتب کفر" کا لفظ آگیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر بہت معذرت خواہ ہے۔